قریبی قبرستان میں رشتہ دار کی پرانی قبر میں دفن کرنا کیسا؟

ریفرنس نمبر:Faj5526 تاریخ:01-08-2019

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر قریبی قبرستان میں جہاں پرپہلے سے عزیز واقارب دفن ہیں، وہاں مزید مردہ دفن کرنے کی جگہ نہ ہو، بلکہ آبادی سے دور جو قبرستان ہے، اس میں جگہ موجود ہو، تو کیا ایسا کرنا، جائز ہے کہ قریبی قبرستان میں کسی عزیز کی کافی پُرانی قبر کو کھود کر کسی عزیز یا اجنبی کو اس میں دفن کر دیا جائے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پرانی قبر کھود کر دوسرا مردہ اس میں دفن کرنا، میت کی بے حرمتی، ناجائز وگناہ ہے، یہ عذر کہ پرانے قبرستان میں آباء واجداد دفن ہیں، لہذا جو بھی رشتہ دار فوت ہو گا اس کو پرانے قبرستان میں ہی دفن کیا جائے گا، قابلِ قبول نہیں، اس عذر کی بناء پر کسی کی قبر کھودنا، جائز نہیں ہو گا۔ تمام ہی مسلمانوں پر لازم ہے کسی بھی پرانی قبر کو کھود کر میت کی بے حرمتی نہ کریں، اپنے مردوں کو دور والے قبرستان میں ہی دفن کریں۔

تاتارخانیہ میں ہے:" واذا صار المیت ترابا فی القبر یکرہ دفن غیرہ لان الحرمۃ باقیۃ "ترجمہ: میت قبر میں مٹی ہی کیوں نہ ہو جائے تب بھی (بلاضرورت) اس میں دوسری میت کو دفن کرنا مکروہ ہے، کیونکہ پہلی میت کی حرمت اب بھی باقی ہے۔ **(فتاوی تاتارخانیہ، جلد2، صفحہ130، مطبوعہ کراچی)**

گورکنوں کو علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:" وما یفعلہ جھلۃ الحفارین من نبش القبور التي لم تبل أربابھا، وإدخال أجانب علیھم فھو من المنکر الظاھر، ولیس من الضرورۃ المبیحۃ لجمع میتین فأکثر ابتداء في قبر واحد قصد دفن الرجل مع قریبہ أو ضیق المحل في تلک المقبرۃ مع وجود غیرھا، وإن کانت مما یتبرک بالدفن فیھا فضلا عن کون ذلک ونحوہ مبیحا للنبش، وإدخال البعض علی البعض قبل البلاء مع ما فیہ من ھتک حرمۃ المیت الاول وتفریق أجزائہ، فالحذر من ذلک "ترجمہ: اور وہ جو جاہل گورکنوں کا کام ہے یعنی جن قبروں کے لوگ (مردے) فنا نہیں ہوئے اس کو کھودنا اور ان قبروں میں اجانب (دوسرے مردے) داخل کرنا، یہ صریح معصیت ہے اور قریبی رشتہ دار کے ساتھ کسی کو دفن کرنے کا ارادہ یا دوسرے قبرستان میں جگہ ہونے کے باوجود پرانے قبرستان میں تنگی کی وجہ سے ایک ہی قبر میں دوسرے کی تدفین، اگرچہ کسی تبرک کی نیت کی وجہ سے

ہو، تبرک تو دور کی بات یہ کام تو ہر گز مباح نہیں۔لہذا یہ ایسی ضرورتیں نہیں ہیں جو دو یا دو سے زائد میتوں کو ایک قبر میں ابتداءً جمع کرنے کو مباح قرار دینے والی ہوں۔(جب ان وجوہ کی بِنا پر ابتداءً ایک قبر میں ایک سے زائد مردے دفن کرنے کی اجازت نہیں) تو ان یا ان جیسی وجوہات کی بنا پر پرانی قبر کھودنا اور دوسرے مُردے کو پہلے کے خاک ہونے سے پہلے قبر میں داخل کرنا، کیسے حلال ہو سکتا ہے؟ حالانکہ اس میں پہلی میّت کی حُرمت کی پامالی اور اس کے اعضاء کو متفرق کرنا ہے۔ تو خبردار اس حرکت سے بچو۔ **(ردالمحتار مع الدرالمختار، جلد3، صفحہ138، مطبوعہ ملتان)**

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال ہوا: "جس گورستان کی بوجہ کمی زمین وکثرتِ دفنِ مُردگان سے یہ حالت ہوگئی کہ نئی قبریں کھودنے پر کثرت سے مردوں کی ہڈیاں نکلتی ہوں اور بصورت موجود رہنے دوسرے گورستان متصل اس کے جو کہ ان سب شکایتوں سے پاک وصاف ہو اس کو چھوڑ کر خواہ مخواہ صرف بخیال مدفن ہونے آباء واجداد اپنے ایسے گورستان میں دوسرے مردوں کی ہڈیاں اکھاڑ کر مردہ دفن کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟" آپ جواباً ارشاد فرماتے ہیں: "صورتِ مذکورہ محض ناجائز و حرام ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد9، صفحہ385، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

مزید فرماتے ہیں: "میت اگرچہ خاک ہوگیا ہو، بلاضرورت شدیدہ اس کی قبر کھود کر دوسرے کا دفن کرنا، جائز نہیں۔"

(فتاوی رضویہ، جلد9، صفحہ390، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

مفتی اعظم پاکستان مفتی وقارالدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "لیکن جب دوسرا قبرستان موجود ہے، اس میں جگہ بھی موجود ہو، اگرچہ دور ہو، تو وہیں دفن کیا جائے گا۔"

(وقارالفتاوی، جلد2، صفحہ376، بزم وقارالدین، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

28ذیقعدہ1440ھ/01اگست2019ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے